السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت نے رمی جمار کے علاوہ دیگر تمام مناسک حج کو ادا کر دیا اور رمی کے لیے اس نے کسی کو اپنا وکیل مقرر کر دیا کیونکہ اس کے ساتھ ایک چھوٹا بچہ تھا اور یہ اس کا فرض حج تھا تو اس بارے میں کیا حکم ہے، فتویٰ دیجیے، اللہ تعالیٰ آپ کو اجر وثواب سے نوازے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس سلسلہ میں اس پر کچھ لازم نہیں، وکیل کا رمی کرنا جائز ہے۔ رمی جمار کے وقت رش کی وجہ سے عورتوں کے لیے خصوصا جن کے ہمراہ بچے بھی ہوں، بہت خطرہ ہوتا ہے لہذا ان کے لیے وکالت جائز ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی